
1932
REGISTERED No A, 783
LUCKNOW
OUDH PUNCH
1932

منتخبات اودھ پنچ

جلد اوّل

علم و ادب کے عکیمانہ اور فلسفیانہ مضامین کا دلچسپ اور سبق آموز چیدہ چیدہ مضامین کا بے بہا خزینہ [illegible] یعنی اودھ پنچ کی تقطیع کے ۰۰ صفحات پر مشتمل ہے قیمت فی جلد عہ محصول ڈاک اس کے علاوہ۔

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۳۱ء

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں یہ جلدیں ذخائر علم و ادب و ظرافت و سیاست سے مالا مال ہیں ہر کتب خانہ میں محفوظ رہنا چاہئیں قیمت فی جلد للعہ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

خاص رعایت ۱۹۳۱ء کی جلد خریدنے والے اصحاب کو منتخبات اودھ پنچ جلد اول قیمتی عہ مفت نذر کی جائے گی۔

مجلدات سنین ماضیہ

۱۹۳۰ء اور اسکے پیشتر کی بھی چند جلدیں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد عہ محصول بذمہ خریدار

برانچ کلکتہ　　**اقبسانی قوام رجسٹرڈ**　　برانچ امین آباد لکھنؤ

جو تمام کارخانوں کے تیار کردہ قواموں سے اسوقت تک زیادہ مقبولیت حاصل کر چکا ہے

قیمت فی تولہ عہ

فہرست کارخانہ طلب کرنے سے مفت روانہ ہوگی

المشتہر

مقتدانان آقا دادا خان تاجر تمباکو و عطر لکھنؤ

توجہ شرطے

(۱) [illegible] اودھ پنچ [illegible]

(۲) [illegible]

[illegible] قواعد و ضوابط [illegible]

(۱) [illegible] اودھ پنچ [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible] اودھ پنچ [illegible]

(۶) [illegible]

نوٹ: [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مفت

پاکستان اور باقاعدہ زندگی

مفت

[illegible]

جلد ۱۰ نمبر ۱۵

مضامین

۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء

(از [illegible] احمد [illegible])

بڑھاپا اور جوانی کی امنگ — شیخ جی کھاتے تھے جیون جنگ
میری جانب بھی اٹھا یا سب کی زرہ — ترپ ہے یار الفت ہے پتنگ
دیکھ بھرتے ہیں ہوا پر آدمی — دوش دنیا کے بہا ! ہے پتنگ
ہر زمانہ علم کی خواہش میں ہے — ہو گئے ایجاد اب نئے آلات جنگ
جوہر کامل وہ کرے پیدا کہ پھر — کر رہا ہر صاحب دنیا کا رنگ
بنی نوع کا کیا اعتبار — جلد سے جلد چلی آوت پہ دنگ
[illegible] ہوئی ہے انسان کی اڑان — [illegible] ہوئے [illegible] تنگ
اہل مغرب کی [illegible] — اہل مشرق پر نظر آتی ہے تنگ
ہندو مسلم میں بنا چاہتے ہیں — پیچ تو یہ ہے ستم ہی پر ہے جنگ
آج ہم ان کی بے پہچے ست — کس کر جائے اب [illegible] جنگ
بادشاہی بھی قناعت سے نہیں — پاؤں ٹوٹے ہو گئے مجبور لنگ
رکھتے ہو حاصل سے ناحق کا غبار — آئینہ [illegible] آئینہ میں زنگ

[illegible] آدمی حق دیکھا
ہے ابھی باقی بڑی امید فرہنگ

بڑا نتیجہ ہے ہر وقت مسکرانے کا

(از [illegible] — (الہ آباد))

بڑھائے دیتے ہو بیکار عذر لانے کا — بڑا نتیجہ ہے ہر وقت مسکرانے کا
ہم دل کو بیچا ہوا [illegible] — کہ علوق ہے کیا مجھ میں گھلانے کا
سفر بیان تو کب جائیں [illegible] — بیان کر کے مرے پھول کے کھلانے کا
وہ میرے وصل کے [illegible] — بنا ہوا محبت کے کارخانے کا
جو ایک دور ہوئی عاشقوں کی کانفرنس تو — [illegible] دل لگانے کا
تھے ایک بزرگ مقدس بھی [illegible] — تھا اگرچہ اس [illegible] زمانے کا
طویل ریش [illegible] — [illegible] شراب خانے کا
چلا کے والعصر کی [illegible] — دکھایا سب کو تماشا زبان چلنے کا
بہار [illegible] زبان کرتا ہے — یہ خاکسار [illegible] ماننے کا

سو کہ پھر دو سو گئے [illegible] کی بات — ارادہ میرا ہے اب اس بہانے جانے کا
جلا چکا ہے یہاں سوز عشق [illegible] — نہیں ہے جوش ابھی تو نال بہانے کا
کبھو جو [illegible] رفتہ [illegible] — تو پھر بھی کھلا ہوا ہے تو بجانے کا
عشق کی جو طبیعت ہے اختصار پسند — یہ وقت آپ کا ہرگز نہیں گنوانے کا
جو دل لگانے کا ہے مسئلہ [illegible] — حالت ہے [illegible] جان جانے کا
وہ اہل دل کو [illegible] جان [illegible] — اور کہیں خوف بھی ہے [illegible] کے جانے کا
ہے حسن و عشق بھی اب [illegible] — وہ حال جانے [illegible] بجھانے کا
کہ عاشقوں کا ہے چالان [illegible] — کھایا جاتا ہے پہلے [illegible] اٹھانے کا
پھر [illegible] کی [illegible] — چلن جہاں کا ہے شیطان [illegible]
یہ حول [illegible] عاشق کو — جو ایک [illegible] جیل خانے کا
[illegible] مصیبت [illegible] — کبھی [illegible] شوق دل لگانے کا
نکاح [illegible] جواب [illegible] — [illegible] نہیں بنانے کا
ہے اختیار نہیں [illegible] چلانے کا — [illegible] بتانے کا
پکڑ کے سب کی طرف دیکھ [illegible] — [illegible] تالیاں بجانے کا

طویل ہو گیا [illegible] ختم کر [illegible]
ہے شوق اور دل کو [illegible] سنانے کا

[illegible] کی جڑ

(از [illegible])

[illegible] کے بعد [illegible] کے سوال [illegible] ایک نظم ہے [illegible] نظم ہے جیسے [illegible] مثنوی کی طرح ہر شعر [illegible] ہے [illegible] شعر غزل کے مطلع [illegible] ایک ہی ردیف [illegible] قافیہ کی پابندی بھی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

[illegible] روکنا چاہا — [illegible] روکنا چاہا
[illegible] روکنا چاہا — [illegible] روکنا چاہا
[illegible] روکنا چاہا — دل [illegible] روکنا چاہا
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

غبار رود [illegible] نہیں ہو سکتی [illegible] ہم نے نہیں دیکھا [illegible] غبار سے مراد کثرت [illegible] غبار [illegible] نہیں [illegible] کتابت کی غلط کاری سے رہ گیا ہو [illegible] کر کے بیکار [illegible] تمام ہو سکتا تھا [illegible]

[illegible]

[illegible] جو الفاظ جمع کئے اور شعر کی
شکل میں ڈھال دئے مگر [illegible] میں ایجاز و اختصار
ہے وہ دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہوتے۔ یعنی یہ ہے کہ
دونوں پر اس مصرع لی کے اعجاز میں گردن جھکا گئے ہیں
ایک دوسرے کا ... [illegible] سچ کہ وقت
کی کہاوت [illegible] بادشاہ کی ایک دولت
"[illegible]" کی ... [illegible]
برگزیدہ ہوا۔

اصل یہ ہے کہ ... [illegible] شاعر کہتے ہیں
دو چیزیں [illegible] اور ... [illegible]
کی [illegible] شروع کر دیتے ہیں۔ [illegible]
[illegible] ضروری ... [illegible]
[illegible] ضروری طلب کا وجود ہے۔ ایک کام کے لیے
دوسرا آرام کے لیے ... [illegible]
کے واسطے۔ [illegible] ایسا ... [illegible]
... [illegible]
ہا ہے۔ [illegible] کے کلام سے [illegible]

[illegible] قرارداد امور تنقیح طلب

[illegible]
[illegible]
[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

دستخط حاکم [illegible]

مہر عدالت

اس لئے [illegible] ہے جیسے بلاغت کے فن میں
ہے۔ [illegible] اس نظم پر ہو سکتے ہیں مگر
یہاں اختصار مطلوب ہے۔

اس سر [illegible] کے بعد ایک ... [illegible] ایک نظم
ہے جو نظم کی ... [illegible] یہ ... [illegible]
نظم کے متعلق ایک ... [illegible]
[illegible] چاند [illegible] کے ... [illegible]
[illegible] ہے ... [illegible] چاند [illegible]
[illegible] ستارہ ... [illegible]
میں [illegible] معلوم ہوتا ہے۔ [illegible]
چاند کی روشنی [illegible] غائب ہوتی ہے
پس اگر [illegible] ستارہ ... [illegible]
[illegible] چاند [illegible] جائے تو [illegible]
نہیں دے سکتا۔

ضرورت

[illegible] اسٹر کا
کام ... [illegible] کے لیے
[illegible] دے گا [illegible] کے
[illegible] طلب کریں۔

امپیریل ٹیلیگراف کمپنی۔ دہلی

ہند

ملک کا مشہور و آفاق روزانہ اخبار ہے اس کا نصب العین
[illegible]
[illegible] کرتے ہیں
روزانہ [illegible] دنیا کے صحیح حالات [illegible]
[illegible] حالت
[illegible] طلب کیجئے
[illegible] ہوں گے۔ اشتہار
[illegible] بنگال
[illegible] اور ہندوستان بھر
[illegible] ہے۔
[illegible]

نظم [illegible] ہے۔ اور ... [illegible]
کی ... [illegible]
[illegible] کے ... [illegible]
[illegible] ہونے چاہیے تھے ان کے آثار
[illegible]
[illegible]
[illegible] کے [illegible]
ہے۔ [illegible] تھا۔ اب
[illegible] ہے۔ [illegible]
[illegible] آمین۔
اس کے بعد ایک غزل ہے جو لطف سے خالی
نہیں۔ پھر دوسری غزل ہے یہ غالب کی مشہور غزل
پر کہی گئی ہے جس کا قافیہ انتظار اور ردیف
"ہوتا" ہے۔ اس میں شاعر نے یہ جدت فرمائی ہے
کہ بعض مضامین اخذ کر لیے ہیں اور بعض میں نفی
کی جگہ اثبات۔ اثبات کے عوض نفی سے کام لیا ہے
جس کا ... [illegible] مثال ملاحظہ ہو

یہ مرا تھا عشق [illegible] ہوتا
[illegible] ہوتا نہ مجھے قرار ہوتا

[illegible] شعر ہے

[illegible]
[illegible] ہوتی

غالب نے کہا ہے

یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح
کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا

آپ فرماتے ہیں

[illegible]
کوئی چارہ گر [illegible] کوئی غمگسار ہوتا

[illegible]
[illegible] مطلوب ہے۔
[illegible]
[illegible] حال۔
[illegible] کی مثال

[illegible]
[illegible] ہوتا

بیچے سلطان صاحب بہت بنے ہوئے ہیں اور اسی وجہ سے
عاشق جدا ہے تو ذرا اسی پر یہ بھی [illegible]
جانے نہ لیکن عاشق صاحب کا [illegible]
بقول ایڈیٹر صاحب [illegible] مقصد ہے [illegible]
حق ہے عاشق کا۔

اس غزل میں بعض شعر بے تکے ہیں، اور بعض میں محاورہ کی غلطی ہے مگر ایڈیٹر صاحب کی بجائے انہیں تو ایک مصرعہ بیان کرنے کا موقع مل گیا۔ اور ایک [illegible] دست گھانے میں پیدا ہو گیا جو پہلے او عیب شعر [illegible] کی سنت گزاری کی [illegible] ہوا ہے۔ ایک غزل [illegible] مطلع ملاحظہ ہو ؎

بیچ کا نہ کچھ ہوش نہ مرنے کی خبر ہے
اے شعبدہ پرداز یہ کیا طرز نظر ہے

خدا معلوم شعبدہ پرداز کو جینے مرنے کا ہوش نہیں یا قاتل کی طرز نظر نے بے خبر بنا دیا۔ اگر شعبدہ پرداز مر دو بے خبر ہو گیا تو اچھا ہوا قاتل کی جان بچی۔ [illegible] قاتل یہ طرز نظر کے طور انتقام کا عمل کیا تو بے شک شکایت ہو سکتی ہے مگر بے خبری کے بعد احساس زندگی و موت مشکل ہے۔ یہ عیب فن بلاغت میں [illegible] کے نام سے [illegible] ہے۔ پھر فرماتے ہیں ؎

سینے میں نہاں دل ہے، پہلو میں جگر ہے
اب کون ہے جو تشنۂ پیکان نظر ہے

اسے کہتے ہیں الٹی گنگا۔ جگر پہلو میں نہیں۔ سامنے کی طرف سینے میں ہوتا ہے اور دل پہلو میں یعنی بائیں طرف کی بغل سے کسی قدر ہٹا ہوا۔ "نہاں" ہونے کے وصف کی نفی کرنے سے معلوم ہوا کہ دل و جگر دونوں عیاں ہیں۔ اگر ہیں وہ تو پیکان نظر کے امیدوار ہیں۔ تو سوال فضول ہے اس لیے کہ [illegible] ظاہر ہیں۔ [illegible] سوال کسی [illegible] کے متعلق ہو تو وہ بے شک [illegible] حاصل [illegible] مقصد شاعر [illegible] دل و سینہ و جگر [illegible] کو معلوم ہو گا۔ [illegible]
[illegible]
ارشاد ہوتا ہے ؎

کھلتے ہیں اب تجلی عشق کے آثار
[illegible] رسائی [illegible]

عشق کی تجلی کی یہ علامت کہ ناروں کی رسائی اور ان کا اثر غائب ہو جائے بالکل [illegible] ہے۔ اور [illegible] عاشق [illegible] بے اثر ہوتا ہے اور ہونا بھی چاہیے تجلی کا اثر [illegible] عاشق [illegible] عاشق [illegible] کیا۔ اس عیب کو فن بلاغت میں مخالفۃ العرف کہتے ہیں۔ چوتھا شعر ہے ؎

ہے کا تجلی [illegible] عالم تہ و بالا
جلوہ [illegible] نظر ہے

[illegible] جناب کیا خوب فرمایا ہے۔ کسی نظر کے دامن میں [illegible] لپٹا ہوا [illegible] ہے۔ قاتل کی نظر [illegible] عالم کی [illegible] اور جب نگاہ ناظر اس جلوے کی متحمل ہو گئی تو پھر عاشق [illegible] عالم کیا خاک تہ و بالا ہو گا۔ [illegible] نظر [illegible] عالم میں داخل ہے۔

اس عیب کو بلاغت میں [illegible] کہتے ہیں یعنی انتظام معنی [illegible] الفاظ [illegible] شاعر صاحب درست کیا نہیں اور [illegible] گئے کلام [illegible] پھر [illegible] عیب [illegible] الطریق [illegible] بیان [illegible] ؎

[illegible] تری آنکھیں [illegible]
ایک ایک [illegible]

آنکھوں سے [illegible] والے [illegible] آنکھیں [illegible] دیکھتے ہیں جناب شاعر کا [illegible] وحشت [illegible] آنکھوں سے مراد [illegible] رکھنے والے [illegible] ہیں۔ تو دو سے [illegible] ہیں وہ کیوں نہ دیکھیں؟ [illegible] آنکھیں [illegible] کر کے ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔ اور جگر [illegible] نظر ہے [illegible] نہ دیکھیں تو آپ کو کیا فائدہ [illegible] پہلے [illegible] ہو گا۔ آخر [illegible] والے [illegible] آپ کو [illegible] ہے۔ [illegible]

[illegible] انہوں نے عبارت کی نفی کرنے کے بعد [illegible] سے [illegible] ہے۔ [illegible] نہیں۔ [illegible] نے ایک نظم میں کہا ہے ؎

لا علاج ثمانیۃ و ستہ

[illegible]

[illegible] اعتراض [illegible] کہ اس نے تو [illegible] ہے [illegible] الکتاب [illegible] ہیں [illegible] اس شعر کی خوبی اور حسن [illegible] ہم کو کسی سے [illegible]

[illegible] ہے ؎

[illegible]
یہ قافلہ جناب کہاں گرم سفر ہے

"قافلہ" جناب کی اضافت [illegible] کر دی گئی [illegible] کے بغیر [illegible] ہے۔ [illegible] مگر جناب [illegible] ہو سکتا [illegible] رہا۔ مقطع سنیے [illegible] ارشاد ہوتا ہے ؎

خاموش یہ حیرت کدۂ دہر ہے
[illegible] طرز نظر ہے

غالباً مقصد شاعر یہ ہے کہ [illegible] طرز نظر ہو [illegible] سے کچھ بھی نہیں۔ [illegible] ایک ہی چیز ہے۔ [illegible] خاموش حیرت کدہ [illegible] الفاظ [illegible] اور اسی کا نام ہے شاعری۔ [illegible] خاموشی افادت کرتی ہے [illegible] حیرت کدہ [illegible] اور [illegible] نظر اور طرز نظر کو اس [illegible] نہ ہوتا۔

حاصل شعر یہ ہے کہ شاعر صاحب اپنے نفس کو بیکار [illegible] رکھ کے [illegible] حیرت کدۂ دہر کی نقل کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

غزل بھی نظر کے کنایہ پر خوبصورت شاعر زیادہ پسند نہ ہی سات شعروں میں باقی کا تنازع تو ہے اور ہر جگہ افادہ کا طرح مستثنیٰ۔

اس کے بعد ایک اور نظم ہے جو خوب ہے گو دو چار مصرعہ پر فارسی چو مصرعے ملا جاتے شاعر اشارہ کر دیں چھا کر دو، وہ لیکر دیں زبان چھوڑ کے دوسری زبان کی مرمت فرمائیں۔ ارشاد ہے ؎

دیقصر بام فلک می کشاید
بہ عظم سرور قشا فزاید
بعد تازہ سوئے نگاہ مرتا ید
نگار دلی زار جلوہ نماید

معلوم ہوتا ہے کہ ان بیچاری کو "آمدنامہ" کی گردان بھی پڑھائی نہیں گئیں جو افعال کے ازمنہ پیدا ہوئی اور صیغوں کے محل استعمال میں غلطی نہ کرتے۔ جب استعداد کا یہ حال ہے تو اشعار کے معانی پر کون کیا کرے مگر ادب اطفال اور صفوۃ المصادر پڑھ لینے والا بھی ترجمہ کرنے کے بعد ان فارسی کا شعروں کی لفظی اور معنوی خوبیوں یا خرابیوں پر مطلع ہو سکتا ہے۔ گر مطلع ہوئے تو ایڈیٹر صاحب بہادر۔ جنھوں نے بحث سے انکار کر دیا ہی ہے، فارسی حرف بھی نکال دیا۔

اس نمبر میں بعض ممتاز ادیبوں کے نتائج طبع بھی ہیں جب وہ اپنے "ہوا" کے جواب میں یہ لنگر چیز کیسے دیکھا کریں گے۔

خاکسار اویار کی رائے ہے کہ یہ ممتاز ادیب جو مضمون کے سائلوں کی درخواست پر لکھے ہوں جسے قبول کر لیتے ہیں غفلت سے کام لیتے ہیں، کیوں صاحب کیا کسی سادے کار کی مہارت یا سلیقہ جانچے بغیر جوہری اُسے نگینے دے دیتا ہے کہ انگوٹھی میں جس جگہ نامناسب سمجھے انہیں جڑ دو، یا یہ اختیار دے دیتا ہے کہ ان اس کے جوہر میں نہاں دکوڑی اور زمرد کے ٹکڑوں میں ملا کر جڑ دو وہ بھی کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ ایک ایڈیٹر کو جوہری اور جوہری بھی ہونا چاہیے اور کامل ساز کار بھی جب تک وہ اپنے صاحب نظر ہونے کا ثبوت اور سلیقہ ترصیع کا حصہ مختصر پیش نہ کرے

امکان جو اہر زنا ال اس کے حوالے کرنے میں ضرور احتیاط کریں گے۔ دلشکستہ چیز ہے اور صاحب ال کے ایک بول ہی۔

فارسی کے بعد ایک نو خیز ہے اور پھولوں ہی سلسلہ ہے۔ اس کے عقب میں ایک افسانہ "سلامتی" بھی ہے۔ یہ "سلامتی ہو" سے شروع ہوتا ہے۔ اور تقریباً ہر فقرہ کے سرے پر "سلامتی ہو" دیکھ کے گمان ہوتا ہے کہ سو برس اس طرح جس زبان میں انجیل مقدس لکھی گئی تھی وہی مضمون نگار کے قلم میں روح بن کے سما گئی ہے بجز کبھی "سلامتی ہو" کی۔ عالمی زبان پر صحیح فی زبان سے نہیں آتی۔ سلامت رہو خدا سلامت رکھے البتہ مروج ہے۔ اور تجھ پر سلامتی ہو والے تو شاید دن رکنی کے کان بھی نا آشنا ہوں گے۔

حسن اسکول کے پادری بھی اب سلامتی ہو۔ تجھ پر سلامتی ہو نہیں بولتے۔ جناب ایوں نے لے کر لیا ہے کہ "سرخ سرخ ترک" بھرے اختیار کر کے ... دکھا کاش رہے گے۔ سلامتی برئے جلوت کا یوں پر اور "سلامتی" ہو اور دو چڑیل پر۔

ایک دور جب حکومت ایران پر خودمختاری یا شاہنشاہی کی تحت یاروں نے زبردستی گرفت کی تھی تو بوشہر کی پولیس بھی سلامتی سنا کرتی تھی بعضا بھرت نہ لائے "اہل شہر" بھی پولیس کے سپاہی صاحب کی وردی رنگین انگلیس کی طرح رنگ برنگ پیوند سے مزین۔ کرم خوردہ کندھے کی زنگ دار بندوق کندھے پر۔ سر بڑی ہوئی ہوائی بال اور لمبی چوڑی ہجوں، دینے کی رسم کو اپنی پر حکومت کی راہ سے بجرحال فائق تھی سر پر سٹیاب کے ٹوٹے ہوئے نجم دامن دار عاشق کی طرح جا بجا سے ٹانگوں کے حالات نکالے اسی بنچ میں زینت کمر۔ وردی میں جوڑوں کی اجتماعات اور ٹکیوں کی بیل کی چھڑی اور افیون کے بکر دھطر کی مہک سے خوشبو دار۔

بیت کذائی کسی زائر کو دیکھا اور سپاہی صاحب نے پھیپھڑوں کی بھرپور دانت دکھاتے ہاتھ پھیلا کر کہا "سلامتی آقا سلامتی"۔ مطلب یہ کہ اپنے صحیح و سالم رہنے کا صدقہ تو دلواؤ۔

"سلامتی ہو" باعث خطا۔ ہمارا اعتراض اس بے محل استعمال پر ہے۔ اس مضمون کی تمام عبارت جالی اور تمام جوش دلانے والے فقرے دیکھ کے یہ اتفاق اپنے بیچ میں آپ ہی کرتی کی شکل یاد آجاتی ہے۔ خدا کی عنایت سے تحریر کا مقصد ہی نہیں معلوم ہو کر گیا ہے۔ ایک جگہ "اب بھی" کہنے میں پھر طول ہوا انتظار اس کے بعد "آج بھی" کہتے ہیں گو "اب بھی" کہنے سے طبیعت سیر نہیں ہوئی تھوڑی قوت اور درکار ہے۔

فرماتے ہیں: "اپنے جگر گوشے کی صف میں جب تو اپنے کشیدہ قامت کے ساتھ راست بھی مگر ہے اور تقدو قامت کہنے تو تکبیر محل ہوئی گھوڑے پر سوار ہوتا ہے اس قامت کے ساتھ جو کبر زن کے باوجود اب بھی سرو کی طرح سیدھا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے ایک بہادر شفیق باپ اپنے بچوں پر سایہ کیے ہوئے ہو۔"

یہ صرف دو تین سطریں ہیں اسی طرح پورے سطر صفحے سیاہ کیے گئے ہیں ان سطروں میں "کے ساتھ" کی وسعت ملاحظہ ہو "اب بھی" کا "اہل" ملاحظہ ہو۔ گھوڑے پر اب بھی عمر کے سوار ہونے کی تشبیہ شفیق باپ سے کس قدر برجستہ و برمحل ہے یعنی کوئی بڑا صاحب گھوڑے پر سیدھا بیٹھے تو یہی معلوم ہوگا کہ ایک شفیق باپ اپنے بچوں پر سایہ کیے ہوتا ہے۔ ایک حیدر آبادی شاعر فرماتا ہے ؎

تعریف کیا کروں میں شاہ صفت الاجابیکی
فصاحت میں آپ ایسے ہیں جیسے شیخ تقی بلگرامی

کمبخت اُردو کو موت بھی نہیں آتی۔ جو ان بدعت ماؤں کے ستم سے چھٹکارا ملے۔ مسلکم ناشدنی تو اتنا افسوس نہ ہو۔ نو حصے کے مضمون سے دیکھتے اس مضمون سے متعلق زنگین تصویر بہر اعتبار سے بہت خوب ہے۔

باقی آئندہ
راقم
عبار اللہ ...



[illegible]


حسینوں کی جان
عطر حنا
اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ
شاخیں
قنوج
حیدرآباد دکن
دہلی

بو نصیبین بنام حاجی شوکت علی نوشاہ

"جھگڑا اچھا نہیں کوسے پچھاڑ دھیال اپنا"

ساتھیوں اپنے خلیفہ بنے سلامت رہو۔ خدا تمہارا بول بالا رکھے۔ یہ دوسری بات ہے کہ اپنا لا کر سپید دھیا کے ترقی کو پیچھے چھوڑ دیا۔ بہت سے دوسروں نے اگر کیا۔ پھر بھی کسی کو اطمینان نصیب نہیں۔ آزاد پہلی والی۔ اور تم ہو کہ بہت سی ڈلی رنگ گئے ہو۔ مجھے یہ بہت ناگوار گزر گئی ہے۔ جو آپ ہی سے تنگی بہت ہو جائے تو بڑی بات۔ اگر غیر خوش ہوں تو دوسروں کو اپنے سے جیسا کوئی وجہ نہیں چاہیے۔ اس میں تمہارا ہی حکم ہوں یا دوسرے سے خیر ہو۔

مثل مشہور ہے "دو دل یا گئی" کر کے کیا کاظمی شاہ دوسری بات بہانو خوش ہو کے کو سوچ بچار کر جیسی ہو سکتا۔ ہاں تمہاری بابی ہو مرد زندہ ہو گئیں اور گوشہ میں بلاؤ سے گستاخی کر دیں تک انھیں نہیں دیکھا۔

مجھے تو اس کے بہت قائل ہوا کہ تمہارے صاحبزادے نے شیر کو دکھا کر کہا یا دیا نہ کرو۔ با اکیا زمانہ کا رنگ ہے اس چودھویں صدی میں بھی یہ باتیں کہاں کا ہے۔ نہیں کرتے۔ ایک جا رہا نہ تھا ایسی باتوں میں جیسے قدری بھی دخل ہے تو فوراً عاق کر دینا چاہیے۔ تم نے صبر کیا تو بڑا کام کیا کیوں نہ ہو۔ آخر خلیفہ کا دل ہے۔

تم حیران ہو گے کہ میں نے یہ خط تمہیں کیوں لکھا۔

مگر اس میں حیرانی کی بات کچھ نہیں۔ بڑی بوڑھیوں کا قول ہے کہ "پیر کبرنی جوان عورتوں کو دنیا کا حال بتا دیں۔ جب میں نے تمہاری تقریر و خیال کی تفصیل پڑھی تو دو ایک باتیں غور کے قابل معلوم ہوئیں" حقیقت "منبر اور گھر سے نکلتا ہے۔ اس میں تمہارا ایک جگہ لکھا۔

"میں یقین کرتا ہوں کہ بہشت عورت کے قدموں تلے ہے۔"

یہ تم نے لندن والوں میں شاید سنا ہوگا۔ پھر عورت کے قدم کے نیچے جنت نہیں ہوتی۔ یاد رکھو

اگر زندہ ہوتے تو میں ان سے پوچھ لیتی۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو پھر ہر دو لڑکا شادی ہوتے ہی گویا بہشت نصیب ہو جاتا۔ تمہی نے تو لوگوں سے یوں سنا ہے کہ ماں کے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔ منشی آرزو لکھنوی کہتی ہیں کہ یہ بجا ہے۔ اس سے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ ماں جو ظلم اپنے بچے کی راحت کی کوشش میں اٹھاتی ہے وہ بچے کو بہشت کا سا آرام پہنچاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ بچوں کو اپنی ماں کی قدر کرنی چاہیے۔ جتنے خود آپ نے تمہیں اٹھائی دو دوڑ دھوپ محنت مزدوری سے بچے پالے اور اگر ان کی بہشت رہے جب وہ معذور و مجبور ہو گئی تو اس احسان کا عوض اتارے۔ اگر حقیقت میں بہشت ماں کے پاؤں کے نیچے ہوتی تو پھر کیا مجال تھا بچے ماں کے پاؤں کے نیچے سیدھا گر کر نہ دولوں کی طرح لپٹ جاتے اور کہتے ہیں ماں ذرا ہمیں وہ نور آباد ہمیں بہشت دیکھنے کا بہت اشتیاق ہے۔ اور ماں اگر بچے کی دوست ہوتی تو ضرور بچوں کی طرح پاؤں کی ٹھیکلی سے بچوں کو کروٹ ڈالتی۔ بچے سیدھے جنت پہنچ جاتے۔ مگر وہ ماں کیسی عورت ہی ہوتی ہے۔ لہذا یہ فقرہ صحیح ہے تو میں کہوں گی سہ

نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد

خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد

دوسرے اگر یہ صحیح ہے تو یہ خوب ہوگی سعادتمندی ہوگی جو دو بیوی کی جنت کی سیر کھانے تاں لا میں۔ (ناتمام)

شہر خلافت حال (دارک)



"میں کسی سے مرعوب ہو جاؤں تو ممکن ہے مگر کسی دوسری جمعیت اسلامیہ سے خلافت کمیٹی کا ادغام محال ہے۔ بخدا! بخدا!! بخدا!!!"

کھانے سے بہشت کا لطف اٹھانے سے زیادہ ترجیح کرتے ہوں گے مگر
بسم اللہ، تمہاری نئی بی بی تہذیب کی وجہ سے کچھ نکالیں
زاہدوں کی دنیا میں کی جنت بہشت ہی کی ...
... جیسے ... اچھی لگتی ہیں۔ ...
پیغام سمجھو کہ بہشت کا نام سن کر ... اور
... سے مختلف جنت ... ان کا اپنے
بزرگوں کو جن کی ... خدا جانے بہشت میں ہیں
انہیں ضرور ان ... کے ... داروغوں سے
ثواب کمانا چاہیے۔ عورتوں کی کمی نہیں۔ ...
ہاں سب ہی برابر ہیں۔
... کہتے ہو کہ جب سے میری بی بی بہشت ہوئیں میرا
آسرا ٹوٹ گئی۔
خدا جانے کیوں؟ آس نہ توڑنی چاہیے۔ خدا نے تو
امید قائم رکھنے کی ہدایت کی ہے۔
مولوی کہتے ہیں کہ بجز شیطان کے خدا سے کوئی
مایوس نہیں ہوتا۔
... ہی یاس کا علاج لقمان کے پاس بھی نہ ...
ایک حکایت ... کسی شخص نے کتاب میں ... دیکھا
کہ لڑکے پڑھانے والے مولوی بڑا احمق ... علم کتنا ہی
رکھتے ہوں مگر ان کی عقل ... پر ... اب
ان کے جی میں آئی کہ آزمانا چاہیے۔ محلے کے مولوی صاحب
بڑے عالم تھے۔ ان کے کتب میں پہنچے۔ ...
... کہ کتاب والا ... چند روز میں
... جب ... صاحب ... مولوی سے ملنے
گئے ایک دن مولوی صاحب ... میں نہ ملے۔
... سے حال پوچھا انہوں نے بتایا کہ شاید
ان کے گھر میں ... ہے۔ افسوس ہوا۔ انہوں نے
دروازے پر دستک دی۔ غلام نکلا۔ اندر آنے کی
اجازت دی۔ گئے تو مولوی صاحب سر نیچا کئے
ہاتھ آستینیں اُلٹے ... مستورات ... ہیں
آستینیں الٹ لیتے ہیں ... صورت بنائے بیٹھے
تھے۔ انہوں نے پرسا دیا۔ "خدا آپ کا اجر ...
کرے۔ نہایت افسوس ہوا۔" مولوی ... کے

... انہوں نے پوچھا "شاید جناب کی والدہ مرحوم
ہو گئیں؟" ... "جی نہیں"
"تو شاید صاحبزادہ؟"
"جی نہیں"
"تو صاحبزادی؟"
"جی نہیں"
"پھر کون؟"
"اہلیہ"
"استغفر اللہ! شکر کیجئے جناب۔ انشاء اللہ دوسری
... بیوی ... مل جائے گی"
"افسوس ... شکر بھی ... جاتا ہے"
"خاصا ... حسین ... تھیں؟"
"دیکھا نہیں مگر ... سے کہتا ہوں کہ بہت حسین تھیں"
"انہیں آپ نے مرنے والی کو دیکھا بھی نہیں تھا؟"
"جی ہاں کبھی نہیں دیکھا"
"تو پھر کیونکر ... نہیں؟"
"واقعہ یہ کہ ایک روز ... میں کوئی گا رہا تھا

سمن بغرض انفصال مقدمہ

... ۱۹۳۶ء

... صاحب ...
...
...

بنام

...
...
...

دستخط حاکم بحروف انگریزی

مہر عدالت

... اپنے آپ ... ہو جاتی ہے اور وہ پیدا بھی نہیں
کرتیں سمجھا کہ بغیر حسن کے ... کسی ... تھیں
... بھلے آدمی کو ... کر دے ... عاشق
ہو گیا ... سمجھے ... دوسرے ... میں گئیں
دوسرے دن وہی شخص پھر ...
... لگ جائیگی ...
ہے کہ ... دلیل ہے کسی ... کی موت
سے ... کوئی ... نہیں ہوتا ... معلوم ہوا کہ وہ
مر گئیں، اور جب مر گئیں تو ہائے ہائے اب کیا
... یاس، یاس، یاس!!!

(باقی آئندہ)

نوٹ: یہ پرچہ تیاری کے قریب تھا کہ
بعض مضامین حاجی ارشاد خلیفہ کے عقد سے
متعلق موصول ہوئے گنجائش نہ تھی اس لیے
آئندہ نمبر پر ... علی ہذا القیاس ...
مضامین دیر ... معصوم ...
... صاحب ...

مدیر۔

"زمیندار کمپنی کا قیام"

... کے بعد ... کی حکومت ختم ہو ...
روزنامہ "زمیندار" لاہور اپنی مخصوص روایات کے تحت
پہلے سے بھی زیادہ شان و شوکت کے ساتھ شائع ہوگا اور
انشاء اللہ اس وقت اس کی اساس اس قدر مستحکم ہوگی کہ کوئی
... آسانی سے متزلزل نہ کر سکے گی۔ ...
کہ ... زمیندار کمپنی ... کے قیام کا ...
خیال ... صورت اختیار کرے ...
... پراسپکٹس
زیر طبع ہے اور ... خدمت میں
پیش کر دیا جائے گا۔ ... توقع ہے کہ کمپنی کو
خیر مقدم کرتے ہوئے خود بھی اس کے حصے خریدیں گے
اور اپنے احباب کو بھی حصے خریدنے پر آمادہ
کریں گے۔

خادم ملت ... اختر علی خاں ... زمیندار لاہور

ضوابط ایجنسی اودھ پنچ

(۱) [illegible] پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) [illegible] کم سے کم [illegible] ایجنسی [illegible] کی جائے گی۔

(۳) بحساب [illegible] فی پرچہ [illegible] کمیشن [illegible] صاحب کو دیا جائے گا۔

کسی حالت میں بھی پرانے پرچے واپس نہ لئے جائیں گے

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ [illegible] ادویات [illegible] معجونات [illegible] خود [illegible] طبیبوں کے ہاتھوں اپنی کمائی لٹا [illegible] مایوس ہو چکے ہیں اور اس عالم یاس میں نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں [illegible] مشورہ کے [illegible] مجرب [illegible] فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو [illegible] دواخانہ معدن الادویہ کی [illegible] فائدہ اٹھائیے اور دوسرے بھائیوں کو بھی نفع پہنچائیے۔ تمام خط و کتابت صیغہ راز میں رہتی ہے۔

المشتہر دواخانہ معدن الادویہ [illegible] لکھنؤ

[illegible] کمپنی متھرا

[illegible]

درد [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
بال صفا	[illegible] قیمت فی شیشی [illegible]
[illegible]	[illegible] قیمت فی شیشی [illegible]
[illegible]	[illegible] قیمت فی شیشی

[illegible] کمپنی [illegible]

[illegible]

اودھ پنچ لکھنؤ سنہ ۱۹۳۲ء
رجسٹرڈ نمبر ا س ۷۸۳
جلد ہفتدہم ۱۴

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُر و لے محفوظ کرنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کر زمانہ حال تک صد ہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی سُرگم اور بولی کا نقشہ کتاب آپ کو پہنچے

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار صاحب ہیں ان کی سُرگم اور بول بھی اس کتاب میں نقل کی گئی ہیں بعد اس کا اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد پر نہایت صفائی سے ابتدا اسی کتاب میں لکھ دیے گئے اُصول سے ہر ایک راگ کر سکتے ہیں جس طرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کی سُرگم بھی آپکو اس کتاب میں ملیں گی مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لے کر اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان کے اُستادوں کا سرمایہ ناز اسمیں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔ المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ